مودودیت کا اصلی روپ



مولف: مولانا احمد علی شیخ شب اکوٹ
فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

علمی کتب خانہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

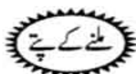
مودودیت
کا
اصلی روپ

مؤلف
احمد علی شیخ شہداد کوٹ
فاضل جامعة العلوم الاسلامية علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

علمی کتب خانہ

نام کتاب : مودودیت کا اصلی روپ
مؤلف : احمد علی شیخ، شہدادکوٹ
ای میل : ahmed_ali_677@hotmail.com
ویب سائیٹ : www.AmeerMuavia.com
طبع اول : رمضان ۱۴۲۹ھ - ستمبر 2008ء
ناشر : علمی کتب خانہ

اسٹاکسٹ
اسلامی کتب خانہ
بنوری ٹاؤن کراچی۔ فون: 4927159



★ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور
★ وحیدی کتب خانہ قصہ خوانی بازار پشاور
★ مکتبہ رشیدیہ اردو بازار کراچی

فہرست

مضمون | صفحہ نمبر



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَ سَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى

آجکل اسلام کی دیوار گرانے کیلئے بہت زیادہ فتنے اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں، کوئی فتنہ کُھلا اسلام کا دشمن ہے تو کوئی فتنہ ظاہر میں تو اسلامی جماعت لگتا ہے مگر وہ فتنہ اصل اسلام سے دشمنی کرتے ہوئے مسلمانوں میں نیا اسلام لانا چاہتا ہے اور جو دشمن اس طرح چُھپا ہوا ہو وہ زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ ایسے اسلام کے دشمن فتنوں میں سے ایک فتنہ "مودودی گروپ" ہے، جو ظاہر میں تو اپنے آپ کو "جماعت اسلامی" کہلاتا ہے لیکن اس فتنے کے عقائد اس امت کے اکابر علماء کرام کے خلاف ہیں۔ مودودی صاحب کی کتابوں اور رسالوں میں ایسی خطرناک باتیں موجود ہیں کہ جن سے ناواقف آدمی صرف گمراہ ہی نہیں بلکہ کفر میں بھی پڑ سکتا ہے۔ "جماعت اسلامی" اور "اسلامی جمعیت طلبہ" کے کارکن نوجوانوں کو اپنی جماعت میں شرکت کی دعوت دے کر گویہ کہ مودودی صاحب کے غلط عقائد کو اپنانے کی دعوت دے رہے ہیں۔ مودودی صاحب کی کتابوں سے ثابت ہوتا ہے کہ مودودی صاحب کا دعویٰ ہے کہ پورے اسلام کو کسی نے بھی نہیں سمجھا، نہ موجودہ وقت میں کوئی سمجھتا ہے نہ اب سے چند صدی پیشتر کسی نے سمجھا۔ محدثین، فقہاء، صوفیاء، مفسرین، تابعین حتیٰ کہ صحابہ کرام میں بھی کوئی ایسا نہیں جس نے اسلام کو سمجھا ہو۔

فتنہ مودودیت پر الحمدللہ علماء کرام نے بہت زیادہ کتابیں لکھی ہیں پر اکثر وہ مدلّل و مفصل جوابات کے ساتھ ہونے کی وجہ سے طویل ہیں، اسلیے ضرورت محسوس ہوئی کہ مودودیت کے بارے میں کوئی مختصر کتاب ہو، تا کہ مختصر وقت میں مودودی مذہب کا مطالعہ کر کے مودودیت کے فتنہ سے آگاہ ہو کر اپنے آپ کو اس فتنہ سے بچا سکیں۔ اللہ پاک تمام مسلمانوں کو ہر فتنہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

احقر: احمد علی شیخ، شہداد کوٹ
فاضل جامعہ بنوریؒ ٹاؤن کراچی

اللہ پاک، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حدیث پاک کی توہین

قارئین کرام صحیح بخاری میں آٹھ بار اور صحیح مسلم میں سترہ بار " کانا دجال " کے بارے میں حدیث آئی ہے، اسلیے ہم اہلسنت والجماعت والوں کا یہ عقیدہ ہے کہ قربِ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ " کانا دجال " ضرور آئے گا اور خدائی کا دعویٰ کرے گا، اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام آ کر قتل کریں گے۔ پر مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ:

☆ " یہ کانا دجال وغیرہ تو افسانے ہیں جن کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے "

(ترجمان القرآن، رمضان وشوال ١٣٦٤ھ، ص ١٨٦)

☆ " حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے زمانہ میں یہ اندیشہ تھا کہ شاید دجال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہی ظاہر ہو جائے یا کسی قریب زمانہ میں ظاہر

ہو جائے، لیکن کیا ساڑھے تیرہ سو برس نے یہ ثابت نہیں کر دیا کہ حضور کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا"

(ترجمان القرآن، ربیع الاول ۱۳۶۵ھ، ص ۳۱)

قارئین کرام: مودودی صاحب نے کس طرح مزاحیہ انداز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کی تکذیب کی ہے، سبحان اللہ کیسی دلیل ہے، اگر شیطان یہی دلیل انکارِ قیامت سے متعلق مودودی صاحب کے دل میں القاء کر دیتا تو مودودی صاحب فرماتے کہ "اللہ پاک نے تو قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ قیامت عنقریب آنے والی ہے مگر دیکھا چودہ سو سال گزرنے پر بھی قیامت نہیں آئی تو اس سے ثابت ہوا کہ قیامت کا خیال محض افسانہ ہے"۔

قارئین کرام: بخاری و مسلم میں کانا دجال کے بارے میں کل "۲۵" بار حدیث آئی ہے، یعنی اللہ پاک نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کانا دجال کے بارے میں وحی (غیر متلو) کی۔ اس کے باوجود مودودی صاحب کا دجال والی باتوں کو غلط کہنا کیا اللہ پاک کی توہین نہیں؟ مودودی صاحب کا یہ کہنا کہ "حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا" کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نہیں؟ کانا دجال والی حدیثوں کو "افسانہ" کہنا کیا حدیث پاک کی توہین نہیں؟

کعبۃ اللہ کی توہین

مودودی صاحب کعبۃ اللہ کی توہین کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"☆ وہ سرزمین جہاں سے کبھی اسلام کا نور تمام عالم میں پھیلا تھا، آج اُسی جاہلیت کے قریب پہنچ گئی ہے جس میں وہ اسلام سے پہلے مبتلا تھی۔ اب نہ وہاں اسلام کا علم ہے، نہ اسلامی اخلاق ہیں، نہ اسلامی زندگی ہے۔ لوگ دُور دُور سے بڑی گہری عقیدتیں لیے ہوئے حرم پاک کا سفر کرتے ہیں، مگر اس علاقہ میں پہنچ کر جب ہر طرف ان کو جہالت، گندگی، طمع، بے حیائی، دنیا پرستی، بداخلاقی، بدانتظامی اور عام باشندوں کی ہر طرح گری ہوئی حالت نظر آتی ہے تو ان کی توقعات کا سارا طلسم پاش پاش ہو کر رہ جاتا ہے۔ حتیٰ کہ بہت سے لوگ حج کر کے اپنا ایمان بڑھانے کے بجائے اور اُلٹا کچھ کھوآتے ہیں۔" (خطباتِ مودودی، ص ۳۱۶، طبع ۳۹)

کیا کعبۃ اللہ کی اس سے زیادہ کوئی اور توہین ہو سکتی ہے؟ مودودی صاحب کی یہ بات پڑھنے سے مسلمانون کو حج کرنے سے نفرت پیدا ہوگی یا محبت؟

گنہگاروں کے لیے ایصال ثواب کا انکار

اہل سنت والجماعت کا بالاتفاق عقیدہ ہے کہ مشرکین اور کفار کو تو ایصال ثواب کرنا جائز نہیں، باقی ہر قسم کے گنہگار مسلمانوں کو ایصال ثواب کر سکتے ہیں۔ مگر مودودی صاحب اہل سنت والجماعت کے اس اجماعی عقیدہ سے ہٹ کر لکھتے ہیں کہ:

☆ "جو لوگ اللہ کے ہاں صالحین کی حیثیت سے مہمان ہیں، ان کو تو ثواب کا ہدیہ یقیناً پہنچے گا مگر جو وہاں مجرم کی حیثیت سے حوالات میں بند ہیں انہیں کوئی ثواب نہیں پہنچتا۔" (ترجمان القرآن، ص ۲۷، فروری ۱۹۶۷ء)

بغیر وضو کے سجدہ تلاوت

تمام علماء امت جمہور کے نزدیک سجدہ تلاوت کے لئے نماز کی شرطیں ہیں۔یعنی وضو بھی شرط ہے۔ابن عمر رضی اللہ عنہ کا فتویٰ فتح الباری وغیرہ میں موجود ہے:"لَا يَسْجُدُ الرَّجُلُ اِلَّا وَهُوَ طَاهِر. "(فتح الباری، ج ۲، ص ۴۵۷) (ترجمہ:کوئی آدمی بلاوضو سجدہ نہ کرے) ظاہر ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات اپنی طرف سے نہیں فرمائی ہوگی بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یا دیکھا ہوگا۔بلکہ آج تک بلاوضو کے سجدہ کرنے کا کوئی بھی قائل نہیں ہوا ہے۔مگر مودودی صاحب اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ:

☆"سجدہ کے لئے جمہور انہیں شرائط کے قائل ہیں جو نماز کی شرطیں ہیں،یعنی باوضو ہونا،قبلہ رخ ہونا اور نماز کی طرح سجدہ میں زمین پر سر رکھنا لیکن جتنی بھی احادیث سجدہ تلاوت کے باب میں ہم کو ملی ہیں ان میں کہیں ان شرطوں کے لئے کوئی دلیل موجود نہیں ہے ان سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ آیت سجدہ سنکر جو شخص جس حال میں بھی ہو جھک جائے خواہ باوضو ہو یا نہ،خواہ زمین پر سر رکھنے کا موقع ہو یا نہ ہو"۔

(تفہیم القرآن، ج ۲،ص ۱۱٦،سورہ اعراف)

مودودی صاحب اور انبیاء کرامؑ

ہم اہل سنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ

والسلام نہ صرف نبوت کے بعد بلکہ نبوت سے پہلے بھی معصوم ہوتے ہیں اور اہل سنت کے نزدیک کسی نبی (علیہ السلام) کے بارے میں کوئی ایسی تعبیر کرنا جائز نہیں جو ان کے مقام رفیع کے شایان شان نہ ہو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ ہمارے سامنے ہے، پورا ذخیرہ حدیث دیکھ لیا جائے ایک لفظ ایسا نہیں ملے گا جس میں کسی نبی کی شان میں کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ کمی ہوتی ہو۔ لیکن مودودی صاحب بڑی بے تکلفی سے لکھتے ہیں کہ:

☆ "عصمت انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے لوازم ذات سے نہیں۔۔۔اور ایک لطیف نکتہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بالارادہ ہر نبیؑ سے کسی نہ کسی وقت اپنی حفاظت اٹھا کر ایک دو لغزشیں ہو جانے دی ہیں۔"

(تفہیمات، حصہ دوم، ص ۵۰، طبع ۶ = ص ۵۷، طبع ۱۷)

☆ "انبیاء کرام سے غلطیاں بھی ہو جاتی ہیں اور ان کو سزا بھی دی جاتی ہے۔" (رسالہ ترجمان القرآن، ص ۱۵۸، مئی ۱۹۵۵ء)

☆ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ فوق البشر ہے نہ بشری کمزوریوں سے بالاتر ہے۔"

(رسالہ ترجمان القرآن، اپریل ۱۹۷۶ء بعنوان: اسلام کس چیز کا علمبردار ہے = خطبات یورپ، ص ۷۸)

(نعوذ باللہ) وعظ و تلقین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناکامی

مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ:

☆ "لیکن وعظ و تلقین میں ناکامی کے بعد داعی اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی" (الجہاد فی الاسلام، ص ۱۷۴)

قارئین کرام: یہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وعظ و تلقین کی کامیابی ہی کا نتیجہ تھا کہ صحابہ کرامؓ کی ایسی پاکباز جماعت تیار ہوئی جس کا انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے بعد سب سے بلند مقام ہے اور یہ تو ہر مسلمان جانتا ہے کہ یہودیوں نے ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی مبارک جماعت صحابہ کرامؓ پر زور شور سے یہ الزام لگایا ہے کہ انہوں نے تلوار کے زور پر اسلام پھیلایا ہے، مودودی صاحب نے بھی یہودیوں کے اس الزام کی تائید کی ہے۔

معصوم نبی حضرت داؤد علیہ السلام کی بے انتہا گستاخیاں

☆ "حضرت داؤد علیہ السلام کے فعل میں خواہش نفس کا کچھ دخل تھا اس کا حاکمانہ اقتدار کے نامناسب استعمال سے بھی کوئی تعلق تھا، اور وہ کوئی ایسا فعل تھا جو حق کے ساتھ حکومت کرنے والے کسی فرماں روا کو زیب نہ دیتا تھا۔" (تفہیم القرآن، ج ۴، ص ۳۲۷، سورہ ص، طبع اول)

☆ "اور تو اور بسا اوقات پیغمبروں تک کو اس نفس شریر کی رہزنی کے خطرے پیش آئے ہیں چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام جیسے جلیل القدر پیغمبر کو ایک موقعہ پر تنبیہ کی گئی" (تفہیمات، ج ۱، ص ۱۶۱، طبع پنجم)

☆ "حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے عہد کی اسرائیلی سوسائٹی کے عام

رواج سے متاثر ہو کر اوریا سے طلاق کی درخواست کی تھی"۔
(تفہیمات، حصہ دوم، ص ۴۲، طبع دوم == ص ۵۶، طبع ۱۷)

اللہ تعالیٰ نے تو حضرت داؤد علیہ السلام کو دیگر انبیاء علیہم السلام کی طرح معاشرے کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا تھا۔ مگر مودودی صاحب فرمار ہے کہ اللہ کے نبیؑ اس قدر رواج سے متاثر ہو گئے کہ العیاذ باللہ خواہش نفس کا شکار ہو گئے۔ دراصل مودودی صاحب یہودیت کے اثرات سے مغلوب ہو کر انبیاء کرام کی اس کھلی گستاخی اور بے ادبی کے مرتکب ہو گئے۔

باقی انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی گستاخیاں

حضرت نوح علیہ السلام کے بارے میں مودودی صاحب لکھتے ہیں:

☆ "بسا اوقات کسی نازک نفسیاتی موقع پر نبی جیسا اعلیٰ و اشرف انسان بھی تھوڑی دیر کے لئے اپنی بشری کمزوری سے مغلوب ہو جاتا ہے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ انہیں متنبہ فرماتا ہے کہ جس بیٹے نے حق کو چھوڑ کر باطل کا ساتھ دیا اس کو محض اس لئے اپنا سمجھنا کو وہ تمہاری صلب سے پیدا ہوا ہے محض ایک جاہلیت کا جذبہ ہے تو وہ اپنے دل سے بے پرواہ ہو کر اس طرز فکر کی طرف پلٹ آتے ہیں جو اسلام کا مقتضا ہے"۔
(تفہیم القرآن، ج ۲، ص ۳۴۴، طبع سوم، ۱۹۶۴ء)

☆ "نبی ہونے سے پہلے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا تھا کہ انہوں نے ایک انسان کو قتل کر دیا۔"
(رسائل و مسائل، حصہ اول، ص ۳۱، طبع دوم == ص ۲۲، طبع ۲۹)

قارئین کرام: مودودی صاحب نے اللہ تعالیٰ کے معصوم نبی علیہ السلام پر بہت بڑے گناہ کا الزام لگا دیا اور اس کو مزید خطرناک اور مؤثر بنانے کے لئے ایک فرعونی کو قتل کر دیا کے بجائے "ایک انسان کو قتل کر دیا" لکھ دیا اور واضح رہے کہ وہ فرعونی حربی کافر تھا، اس کا قتل ہر لحاظ سے جائز تھا۔

☆ "حضرت یونس علیہ السلام سے فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہوگئی تھیں۔ غالباً انہوں نے بے صبر ہو کر قبل از وقت اپنا مستقر بھی چھوڑ دیا تھا"۔ (تفہیم القرآن، ج ۲، ص ۳۱۲، طبع سوم، ۱۹۶۴ء)

نوٹ: مودودی صاحب کا یہ جملہ طبع سوم (تیسرے ایڈیشن) کا ہے، بعد کے ایڈیشنوں میں یہ جملہ تبدیل کیا گیا پر اس تبدیلی کا کوئی اعلان نہ کیا گیا تاکہ لوگوں کو صحیح صورت حال معلوم ہوتی اور جن لوگوں کے پاس پہلے والے ایڈیشن ہیں وہ بھی گمراہ نہ ہوتے۔ اے کاش کہ مودودی صاحب اپنی غلطی مان کر توبہ کرتے، مگر مودودی صاحب اپنی غلطی کبھی بھی نہیں مانتے تھے۔ نئے ایڈیشن میں خاموشی سے بات تو تبدیل کر لیتے تھے پر برسر عام اعلان کر کے اپنی غلطی تسلیم نہیں کرتے تھے۔

☆ "موسیٰ علیہ السلام کی مثال اس جلد باز فاتح کی سی ہے جو اپنے اقتدار کا استحکام کیے بغیر مارچ کرتا ہوا چلا جائے اور پیچھے جنگل کی آگ کی طرح مفتوحہ علاقہ میں بغاوت پھیل جائے"۔

(رسالہ ترجمان القرآن، ص ۵، ستمبر ۱۹۴۶ء، ج ۲۹)

☆ "پھر اس اسرائیلی چرواہے کو بھی دیکھئے جس سے وادی مقدس طویٰ میں

بلا کر باتیں کی گئیں۔ وہ بھی عام چرواہوں کی طرح نہ تھا"۔
(رسائل ومسائل، حصہ اول، ص ۳۱، طبع دوم == ص ۲۲، طبع ۲۹)

حضرت یوسف علیہ السلام کے ارشاد مبارک (اجْعَلْنِيْ عَلٰى خَزَائِنِ الْاَرْضِ) کے بارے میں مودودی صاحب نے لکھا ہے کہ:
☆ "یہ محض وزیر مالیات کے منصب کا مطالبہ نہیں تھا، جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ بلکہ یہ ڈکٹیٹرشپ (DICTATORSHIP) کا مطالبہ تھا۔ اور اس کے نتیجے میں سیدنا یوسف علیہ السلام کو جو پوزیشن حاصل ہوئی وہ قریب قریب وہی پوزیشن تھی جو اس وقت اٹلی میں مسولینی کو حاصل ہے۔" (تفہیمات، حصہ دوم، ص ۱۲۲، طبع پنجم، ۱۹۷۰ء)

قارئین کرام: کیا کوئی بھی مسلمان کسی بھی نبی علیہ السلام کی اتنی توہین کرسکتا ہے کہ اللہ پاک کے معصوم نبی کو مسولینی جیسے ظالم کافر کے ساتھ تشبیہ دے۔ کیا اس کے بعد بھی مودودی صاحب گستاخ انبیاء نہیں؟
نوٹ: نئے ایڈیشن میں یہ الفاظ بھی بغیر اعلان کے تبدیل کیے گئے۔

مودودی صاحب اور صحابہ کرامؓ

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد انسانیت میں سب سے زیادہ مقدس جماعت صحابہ کرام کی جماعت ہے۔ جن کے بارے میں اللہ پاک نے قرآن مجید میں اعلان کردیا ہے کہ **رضی اللّٰہ عنہم و رضوا عنہ** (ترجمہ: اللہ پاک صحابہ کرام سے راضی ہوگئے اور صحابہ کرام اللہ پاک سے راضی ہوگئے) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں پاک

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ: اللّٰہ اللّٰہ فی اصحابی لا تتخذوھم من بعدی غرضا فمن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم ومن آذاھم فقد آذانی ومن آذانی فقد آذی اللّٰہ ومن آذی اللّٰہ فیوشک ان یاخذہ (ترجمہ: اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو میرے صحابہ کے بارے میں، نہ بنانا ان کو تنقید کا نشانہ میرے بعد، جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس نے بھی ان کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی اور جس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی تو جلد ہی اللہ تعالیٰ اس کو عذاب میں پکڑے گا)

مودودی صاحب کے نزدیک صحابہؓ معیارِ حق نہیں

ہم اہلسنت والجماعت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ صحابہ کرامؓ معیار حق ہیں یعنی صحابہ کرامؓ نے جو کہا اور جو کیا وہ ہمارے لیے مشعل راہ اور حجت ہے۔ صحابہ کرامؓ کے معیار حق ہونے پر قرآن کی آیات، احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور امت کا اجماع ہے۔ مگر مودودی صاحب کے نزدیک صحابہ کرامؓ معیار حق نہیں، مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ:

☆"رسول خدا کے سوا کسی انسان کو معیار حق نہ بنائے کسی کو تنقید سے بالاتر

نہ سمجھے، کسی کی ذہنی غلامی میں مبتلا نہ ہو ہر ایک کو خدا کے بتائے ہوئے اسی معیار کامل پر جانچے اور پرکھے، اور جو اس معیار کے لحاظ سے جس درجہ میں ہو اس کو اسی درجہ میں رکھے۔"

(دستور جماعت اسلامی پاکستان۔ ص ۱۴)

اس کے علاوہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے بارے میں جو زہر مودودی صاحب سے "تجدید و احیائے دین، خلافت و ملوکیت اور تفہیم القرآن" وغیرہ میں نکلا ہے اسے ہم خالص شیعت کا ہی ذہن سمجھتے ہیں۔ مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ:

☆"چنانچہ یہ یہودی اخلاق ہی کا اثر تھا کہ مدینہ میں بعض انصار اپنے مہاجر بھائیوں کی خاطر اپنی بیویوں کو طلاق دیکر ان سے بیاہ دینے پر آمادہ ہو گئے تھے"

(تفہیمات، حصہ دوم، حاشیہ، ص ۳۵، طبع دوم == ص ۴۷، طبع ۱۷)

دنیا بھر کے مسلمان صحابہ کرامؓ کی اس قربانی کو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی محبت اور عشق و فدائیت کا ثمرہ قرار دیتے ہیں، جبکہ مودودی صاحب نے اس کو یہودی اخلاق کا اثر بتایا ہے۔

ذوالنورین حضرت عثمان غنیؓ پر مودودی کے جھوٹے الزامات

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوہرے داماد حضرت عثمان غنیؓ پر تنقید

کرتے ہوئے مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ:

☆"حضرت عثمانؓ جن پر اس کارِ عظیم (خلافت) کا بار رکھا گیا تھا، ان خصوصیات کے حامل نہ تھے جو ان کے جلیل القدر پیشروؤں کو عطا ہوئی تھیں۔ اس لئے جاہلیت کو اسلامی نظام اجتماعی کے اندر گھس آنے کا راستہ مل گیا۔" (تجدید واحیائے دین، ص ۲۳)

مودودی صاحب اور اس کی جماعت اسلامی کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ میں تو خلافت کی سو فیصد اہلیت نظر نہیں آئی، مگر ان کی جماعت کو ضیاء الحق کی ذات میں کبھی کوئی خامی نظر نہیں آئی۔ حتیٰ کہ جماعت اسلامی نے ضیاء صاحب کے جعلی ریفرنڈم کی دل وجان سے تائید کی تھی۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر جھوٹا الزام لگاتے ہوئے مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ:

☆"لیکن ان کے بعد جب حضرت عثمانؓ جانشین ہوئے تو رفتہ رفتہ وہ اس پالیسی سے ہٹتے چلے گئے۔ انہوں نے پے در پے اپنے رشتہ داروں کو بڑے بڑے اہم عہدے عطا کئے اور ان کے ساتھ دوسری ایسی رعایات کیں جو عام طور پر لوگوں میں ہدف اعتراض بن کر رہیں۔ مثال کے طور پر انہوں نے افریقہ کے مال غنیمت کا پورا خمس (پانچ لاکھ دینار) مروان کو بخش دیا"۔ (خلافت وملوکیت، صفحہ وحاشیہ ۱۰۶، طبع دوم)

مودودی صاحب نے مندرجہ بالا الزام پر حاشیہ میں تاریخ ابن خلدون کا بھی حوالہ دیا ہے جو کہ صراحتاً جھوٹ، بددیانتی اور خیانت پر مبنی ہے، حالانکہ ابن خلدون نے دو جگہ اس واقعہ کو ذکر کیا ہے اور اس الزام کی

ان الفاظ سے سختی سے تردید کی ہے "وبعض الناس یقول اعطاہ ایاہ ولا یصح" (ترجمہ: بعض لوگ الزام دیتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ نے ان کو یہ خمس دیا اور یہ صحیح نہیں ہے۔)اور یہ بھی ملحوظ رہے کہ مودودی صاحب کے اس شیعی الزام کا جواب خود حضرت عثمانؓ نے دیا ہے کہ: "میں نے جو کچھ دیا اپنے پاس سے دیا میں مسلمانوں کے مال کو نہ اپنے لیے جائز سمجھتا ہوں اور نہ کسی بھی شخص کے لئے" (تاریخ طبری، ج ۵، ص ۱۰۳)

ہم اہلسنت والجماعت کو تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں "خلافت وملوکیت" کا بیان پڑھ کر حیرت ہوتی ہے کہ یہ کس شخص کا تذکرہ ہے۔ یہ کون شخص ہے جو بیت المال اُٹھا اُٹھا کر اپنے اعزہ واقارب کو دے رہا ہے۔ ہم نے تو ساری عمر یہی پڑھا تھا کہ انہوں نے اپنا ذاتی مال اُٹھا اُٹھا کر اُمت میں تقسیم کیا تھا۔ یہ تو مال کے معاملے میں ہمیشہ غنی رہے ہیں، ان کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے غنی کا لقب بھی ملا تھا۔ اب کیا ان کے بارے میں مان لیا جائے کہ وہ امت کا مال اُٹھا اُٹھا کر اعزہ میں تقسیم کر رہے ہیں۔ یہ تو سبائیوں بلوائیوں کا الزام تھا مودودی صاحب اس الزام کی تصدیق کر رہے ہیں۔

خال المؤمنین کاتب وحی حضرت امیر معاویہؓ پر مودودی کا جھوٹا الزام

ام المؤمنین ام حبیبہؓ کے بھائی یعنی تمام مسلمانوں کے ماموں حضرت امیر معاویہؓ پر جھوٹا الزام لگاتے ہوئے مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ:

☆ "ایک اور نہایت مکروہ بدعت حضرت معاویہؓ کے عہد میں یہ شروع ہوئی کہ وہ خود اور ان کے حکم سے ان کے تمام گورنر خطبوں میں برسر منبر حضرت علیؓ پر سب وشتم کی بوچھاڑ کرتے تھے۔ حتیٰ کہ مسجد نبوی میں منبر رسولؐ پر عین روضہ نبوی کے سامنے حضورؐ کے محبوب ترین عزیز کو گالیاں دی جاتی تھیں اور حضرت علیؓ کی اولاد اور ان کے قریب ترین رشتہ دار اپنے کانوں سے یہ گالیاں سنتے تھے۔ کسی کے مرنے کے بعد اس کو گالیاں دینا شریعت تو درکنار انسانی اخلاق کے بھی خلاف تھا اور خاص طور پر جمعہ کے خطبہ کو گندگی سے آلودہ کرنا تو دین واخلاق کے لحاظ سے سخت گھناؤنا فعل تھا" (خلافت و ملوکیت، ص ۱۷۴، طبع ۲۳)

مودودی صاحب نے حضرت امیر معاویہؓ پر یہ بالکل جھوٹا الزام لگایا ہے، مودودی صاحب نے اس جگہ تاریخ کی کتابوں سے پانچ حوالے دے کر یہ یقین دلانے کی کوشش کی ہے کہ یہ بات صحیح ہے، حالانکہ ان کتابوں میں یہ بات بالکل نہیں ہے، اس بارے میں مفتی تقی عثمانی صاحب لکھتے ہیں کہ: "ہم نے ان میں سے ایک ایک حوالہ کو صرف مذکورہ صفحات ہی پر نہیں بلکہ ان کے آس پاس بھی بنظر غائر دیکھا، ہمیں کسی بھی کتاب میں یہ کہیں نہیں ملا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود حضرت علیؓ پر برسر منبر سبّ و شتم کی بوچھاڑ کرتے تھے"

(حضرت معاویہ اور تاریخی حقائق، ص ۳۴)

مودودی صاحب اور نامِ نہاد جماعت اسلامی کے اکثر کارکنوں کو حضرت عثمان غنیؓ اور امیر معاویہؓ سے بغض ہے۔ اختصار کی وجہ سے مودودی

صاحب کا حضرت عثمانؓ اور حضرت امیر معاویہؓ پر صرف ایک، دو الزام ذکر کیے ہیں، باقی مودودی صاحب نے تو اپنی کتاب "خلافت وملوکیت" میں حضرت عثمان غنیؓ اور امیر معاویہؓ پر بہت زیادہ جھوٹے الزامات لگائے ہیں، ترمذی شریف میں باب مناقب عثمان میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ "حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے جنازہ پر تشریف لائے مگر اس کا جنازہ نہ پڑھا اور فرمایا کہ انہ کان یبغض عثمان فابغضہ اللہ"۔ (ترجمہ: یہ شخص عثمان سے بغض رکھتا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھتا ہے) اور حضرت معاویہؓ وہ صحابی رسول ہیں جن کے بارے میں ترمذی شریف میں روایت ہے کہ "حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر معاویہؓ کیلئے خصوصی دعا کی کہ: اللہم اجعلہ ھادیا مھدیا واہد بہ"۔ (ترجمہ: اے اللہ معاویہ کو ہدایت دینے والا ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعہ سے لوگوں کو ہدایت نصیب کر۔) علامہ شہاب الدین خفاجیؒ فرماتے ہیں کہ: "ومن یکون یطعن فی معاویۃ فذٰلک کلب من کلاب الھاویہ" (شیم الریاض)۔ (ترجمہ: جو بھی حضرت معاویہؓ پر طعن کرتا ہے وہ جہنم کے کتوں میں سے ایک کتا ہے۔)

اور امام ربّانی مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ: "کسی شخص نے امام عبداللہ بن مبارکؒ سے دریافت کیا کہ حضرت معاویہؓ افضل ہیں یا حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ؟ فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہونے کی وجہ سے حضرت معاویہؓ کے گھوڑے کی ناک میں جو غبار داخل ہوا وہ بھی عمر بن عبدالعزیزؒ سے کئی گنا بہتر ہے۔"

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ اور ام المؤمنین حضرت حفصہؓ کی گستاخی

☆"وہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کچھ زیادہ جری ہو گئیں تھیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زبان درازی کرنے لگی تھیں۔"

(ہفت روزہ ایشیا لاہور، ۱۹ نومبر 1976ء بحوالہ دو بھائی ص ۵۸)

اگر کوئی کہتا کہ "مودودی صاحب کی بیوی مودودی سے زبان درازی کرنے لگی تھی" تو کیا اس جملہ سے مودودی صاحب اپنی بے عزتی نہ سمجھتے؟

ڈاڑھی کے متعلق مودودی صاحب کی گمراہی

ڈاڑھی ایک مشت تک رکھنا واجب ہے۔ اس پر پوری امّت مسلمہ کا اجماع ہے، حدیث پاک میں آتا ہے کہ: احفوا الشوارب واعفوا اللحیٰ (مسلم، ج ا، ص ۱۲۹) ترجمہ: "مونچھوں کو کٹواؤ اور داڑھی بڑھاؤ۔"

لیکن نام نہاد جماعت اسلامی کے بانی سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کا مسلک پوری امّت مسلمہ سے بالکل مختلف ہے۔ مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ:

☆ " آپ کا خیال ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جتنی بڑی ڈاڑھی رکھتے تھے اتنی ہی بڑی ڈاڑھی رکھنا سنت یا اسوہ رسول ہے۔۔۔ مگر میرے نزدیک

صرف یہی نہیں کہ یہ سنت کی صحیح تعریف نہیں ہے بلکہ میں یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ اس قسم کی چیزوں کو سنت قرار دینا اور پھر ان کی اتباع پر اصرار کرنا ایک سخت قسم کی بدعت اور ایک خطرناک تحریف دین ہے۔"

(رسائل ومسائل، حصہ اول، ص ۲۴۷)

یہ ہیں مودودی صاحب جو پوری امّت مسلمہ کے جمہور علماء کرام کی متفقہ رائے کے مقابلے میں اپنی ایسی خطرناک رائے بنا ڈالی کہ نعوذ باللہ اسوہ حسنہ کو سخت قسم کی بدعت اور خطرناک تحریف دین قرار دے دیا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسوہ حسنہ کی صریح توہین نہیں تو اور کیا ہے؟ مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ:

☆ "ڈاڑھی کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مقدار مقرر نہیں کی ہے، صرف یہ ہدایت فرمائی ہے کہ رکھی جائے"۔

(رسائل ومسائل، ج۱، ص ۱۴۷)

☆ "میرے نزدیک کسی کی ڈاڑھی کے چھوٹے یا بڑے ہونے سے کوئی خاص فرق واقع نہیں ہوتا۔" (رسائل ومسائل، ج۱، ص ۱۵۳)

قارئین کرام: اگر کسی حدیث میں ڈاڑھی کے متعلق صرف اتنی ہدایت ہوتی کہ رکھی جائے تو یہ کہنا کسی حد تک درست ہوتا کہ مقدار قبضہ (مشت بھر) حدیث کا مدلول نہیں، فقہاء کا استنباط ہے۔ مگر یہ بات پوری ذمہ داری سے کہی جا سکتی ہے کہ کسی حدیث میں کوئی لفظ ایسا نہیں پایا جاتا جس کا

ترجمہ "ڈاڑھی رکھنا" ہو۔ ڈاڑھی کے متعلق احادیث میں کل پانچ الفاظ وارد ہوئے ہیں۔ اعفوا، اوفوا، ارخوا، ارجو، وفروا۔ ان تمام الفاظ کا ترجمہ عربی کی کسی بھی لغت میں دیکھ لیجئے "چھوڑ دینا، بڑھانا، دراز کرنا اور لٹکا دینا" ملے گا۔ اگر مقدارِ قبضہ سے زائد ڈاڑھی کا کٹوا دینا بعض صحابہ کے عمل سے ثابت نہ ہوتا تو ان احادیث کی رو سے ڈاڑھی کا بے نہایت چھوڑ دینا اور آخری حد تک بڑھانا واجب تھا، لیکن مرفوع احادیث اور تعاملِ صحابہ کو سامنے رکھ کر جمہور امت نے یہ مسلک اختیار کیا ہے کہ کم از کم مُشت بھر ڈاڑھی واجب ہے۔ امّت کے مسلّم ترین فقیہ و امام علامہ کمال الدین ابن الہمام رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں: واما الاخذ منها وهی دون ذلک کما یفعله بعض المغاربه و مخنّثة الرجال فلم یبحه احد (فتح القدیر، ج ۲، ص ۲۷۰) ترجمہ: "باقی رہا مقدار مشت سے کم کر کے ڈاڑھی کو کاٹنا جیسا کہ بعض مغربی باشندوں اور ہجڑہ بننے والے مردوں کی عادت ہے تو (پوری امت میں) کوئی ایک عالم بھی اس کے جائز ہونے کا قائل نہیں۔"

مودودی صاحب کے نزدیک کسی پر تنقید نہ کرنا بت پرستی ہے

مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ:

☆"اگر کسی شخص کے احترام کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس پر کسی پہلو سے کوئی تنقید نہ کی جائے تو ہم اس کو احترام نہیں سمجھتے بلکہ بت پرستی سمجھتے ہیں اور اس بت پرستی کو مٹانا منجملہ ان مقاصد کے ایک اہم مقصد ہے جس کو جماعت اسلامی اپنے پیش نظر رکھتی ہے۔" (رسالہ ترجمان القرآن بحوالہ مکتوبات شیخ الاسلام، ج ۲، ص ۳۹۴)

مودودی صاحب نے محترم ہستیوں انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرامؓ، اولیاء کرامؒ پر تنقید نہ کرنے کو بت پرستی قرار دیا ہے اور خود ایسے معصوم بن گئے کہ ان کے مذہب کے پیروکار اللہ تعالیٰ کے محبوبوں پر تو خوب تنقیدیں کرتے ہیں مگر اپنے خودساختہ معصوم مودودی صاحب پر نہ خود تنقید کرتے ہیں اور نہ کسی اور کی ان پر تنقید کو برداشت کرتے ہیں۔

مودودی صاحب نے اپنی کتاب "خلافت وملوکیت" میں اپنے اس حق کو آزادی سے استعمال کیا ہے۔ مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ:

☆"حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی پالیسی کا یہ پہلو بلاشبہ غلط تھا اور غلط کام بہرحال غلط ہے خواہ وہ کسی نے کیا ہو، اس کو خواہ مخواہ کی سخن سازیوں سے صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرنا نہ عقل وانصاف کا تقاضہ ہے اور نہ دین کا یہ مطالبہ ہے کہ کسی صحابی کی غلطی کو غلطی نہ مانا جائے۔"

(خلافت وملوکیت۔ ص ۱۱۶)

دوسرے موقعہ پر مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ:

☆"بعض حضرات اس معاملہ میں نرالا قاعدہ کلیہ پیش کرتے ہیں کہ ہم صحابہ کرام کے بارے میں صرف وہی روایات قبول کریں گے جو ان کی

شان کے مطابق ہوں اور ہر اس بات کو رد کر دیں گے جس سے ان پر حرف آتا ہو خواہ وہ کسی حدیث میں ہی وارد ہوئی ہو لیکن میں نہیں جانتا کہ محدثین، مفسرین وفقہاء میں سے کسی نے یہ قاعدہ کلیہ بیان کیا ہے اور کون سا محدث یا مفسر یا فقیہ ہے جس نے کبھی اس کی پیروی کی ہے۔"

(خلافت وملوکیت۔ص ۳۰۵)

گزارش یہ ہے کہ یہ ایسا قاعدہ نہیں ہے جو محدثین ومفسرین یا فقہاء کے بیان کا محتاج ہو بلکہ یہ اجماعی عقیدہ چلا آرہا ہے، عقائد کی کتابیں دنیا بھر میں پڑھی پڑھائی جاتی ہیں اور ان پر تمام دنیا کے علمائے اہل سنت والجماعت کا اتفاق چلا آرہا ہے۔ مودودی صاحب کو سب سے پہلے اس "قاعدہ" کی تحقیق کرنے کے لیے کتب عقائد کی طرف رجوع کرنا چاہیے تھا تا کہ ان کو معلوم ہو جاتا کہ یہ قاعدہ ہے یا اس سے بھی بڑھ کر عقیدہ ہے۔

علامہ ابن حجرؒ نے الاصابۃ میں ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ جو حدیث اور اسماء الرجال کے امام ہیں ان کا یہ قول نقل کیا ہے:"جب تم کسی کو دیکھو کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کی بھی تنقیص کر رہا ہے تو یہ جان لو کہ وہ زندیق ہے اور اس لیے کہ ہمارے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق ہیں اور قرآن حق ہے اور ہم تک یہ قرآن اور حدیثیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہی نے پہنچائی ہیں اور یہ صحابہ پر اعتراض کرنے والے اور ان میں نقص ثابت کرنے والے یہ

چاہتے ہیں کہ ہمارے گواہوں کو مجروح کریں تا کہ قرآن وحدیث کو باطل کرسکیں، لہٰذا ان ہی لوگوں پر جرح وتنقید کرنی زیادہ درست ہے اور ایسے لوگ زندیق ہیں۔" (الاصابۃ، ج ا، ص ١١)

کفایہ میں روایت ہے کہ: "حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے چنا اور میرے صحابہ کو چنا، ان میں میرے نکاح والے رشتہ دار بنائے اور انہیں میرا مددگار بنایا، آخری زمانہ میں ایسے لوگ آنے والے ہیں جو ان میں نقص ثابت کریں گے، دیکھو! ان سے نکاح شادی کے رشتے نہ قائم کرنا، دیکھو! ان کے یہاں منگنی بھی نہ لے جانا، دیکھو! ان کے ساتھ نماز نہ پڑھنا، دیکھو! ان کی نماز جنازہ نہ پڑھنا، ان پر لعنت برسے گی۔" (کفایہ)

دنیا میں ایک ہی معصوم ہے اور وہ بھی مودودی صاحب (العیاذ باللہ)

مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ:

☆" خدا کے فضل سے میں نے کوئی کام یا کوئی بات جذبات سے مغلوب ہو کر نہیں کیا اور کہا حتیٰ کہ ایک ایک لفظ جو میں نے اپنی تقریر میں کہا ہے یہ سمجھتے ہوئے کہا ہے کہ اس کا حساب مجھے خدا کو دینا ہے، نہ کہ بندوں

کو۔ چنانچہ اپنی جگہ بالکل مطمئن ہوں کہ میں نے کوئی ایک لفظ بھی خلاف حق نہیں کہا" (رسائل ومسائل، حصہ اول، ص ۳۰۲، طبع دوم)

☆"اللہ کے فضل سے مجھے کسی مدافعت کی حاجت نہیں ہے۔ میں کہیں خلا میں سے یکا یک نہیں آ گیا ہوں۔ اس سرزمین میں سالہا سال سے کام کر رہا ہوں میرے کام سے لاکھوں آدمی براہ راست واقف ہیں میری تحریریں صرف اسی ملک میں نہیں دنیا کے اچھے خاصے حصے میں پھیلی ہوئی ہیں اور میرے رب کی مجھ پر عنایت ہے کہ اس نے میرے دامن کو داغوں سے محفوظ رکھا۔" (تقریر بمقام لاہور ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۳ء، روزنامہ مشرق لاہور 26 اکتوبر 1963ء)

یہ ہے مودودی صاحب کی ذہنیت کہ وہ خود تو بے داغ اور بے عیب ہیں مگر ان کو تمام داغ دھبے انبیاء کرامؑ، صحابہ کرامؓ اور اولیاء کرامؒ جیسی مبارک ہستیوں میں نظر آتے ہیں۔ مودودی فرقہ والوں کا بھی یہی حال ہے کہ وہ انبیاء کرامؑ اور صحابہ کرامؓ پر تو تنقید برداشت کر لیتے ہیں مگر اپنے خود ساختہ معصوم (مودودی) پر تنقید گوارا نہیں کر سکتے۔

مودودی صاحب کے نزدیک تقلید گناہ سے بھی شدید تر چیز ہے

☆"میرے نزدیک صاحب علم آدمی کے لئے تقلید ناجائز اور گناہ بلکہ اس

سے بھی کچھ شدید تر چیز ہے۔"

(رسائل ومسائل، حصہ اول، ص ۲۴۴، طبع دوم)

مودودی صاحب نے صاحب علم کے لئے تقلید کو ناجائز اور گناہ بلکہ اس سے شدید تر چیز (یعنی کفر اور شرک) قرار دیا۔ کیا امام ابو یوسفؒ، امام محمدؒ، امام عبداللہ بن مبارکؒ، امام زفرؒ، امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ترمذیؒ، امام ابو داؤدؒ، شاہ ولی اللہؒ، شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ اور ان کے علاوہ تمام اکابر علماء دیوبند تقلید کی وجہ سے گناہ سے شدید تر چیز کفر وشرک کے مرتکب ہو گئے؟ انا للہ وانا الیہ راجعون

فقہاء امّت کی توہین

☆"امام ابوحنیفہ کی فقہ میں آپ بہ کثرت ایسے مسائل دیکھتے ہیں جو مرسل اور معضل اور منقطع احادیث پر مبنی ہیں یا جن میں ایک قوی الاسناد حدیث کو چھوڑ کر ایک ضعیف الاسناد حدیث کو قبول کیا گیا ہے۔ یا جن میں احادیث کچھ کہتی ہیں اور امام ابوحنیفہ اور انکے اصحاب کچھ کہتے ہیں۔ یہی حال امام مالک کا ہے۔ امام شافعی کا حال بھی اس سے کچھ زیادہ مختلف نہیں۔"

(تفہیمات، حصہ اول، ص ۳۶۰، طبع ہشتم)

قارئین کرام: اگر ہماری "فقہ حنفی" ضعیف حدیثوں سے مرتّب ہوتی یا حدیثوں کے خلاف ہوتی تو ماضی و حال کے اتنے بڑے بڑے علماء کرام، ائمہ کرام، محدثین کرام اور مفسرین کرام حنفی نہ ہوتے۔

مودودی صاحب کے نزدیک اہل حدیث، حنفی، دیوبندی، بریلوی، جہالت کی پیداوار ہیں

☆ "خدا کی شریعت میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کی بنا پر اہل حدیث، حنفی، دیوبندی، بریلوی، شیعہ، سُنّی وغیرہ الگ الگ اُمّتیں بن سکیں۔ یہ اُمتیں جہالت کی پیدا کی ہوئی ہیں۔"

(خطبات مودودی، ص ۱۲۳، طبع ۳۹)

مودودی صاحب کسی مسلک کے پابند نہ تھے

☆ "میں نہ مسلک اہل حدیث کو اس کی تمام تفصیلات کے ساتھ صحیح سمجھتا ہوں اور نہ حنفیت یا شافعیت کا پابند ہوں۔"

(رسائل ومسائل، حصہ اول، ص ۱۴۹، طبع ۲۹)

لاکھوں بڑے بڑے مستند علماء، فقہاء، محدثین تو باوجود علم وفضل کے اپنے اسلاف کرام کے مقلد اور پیروکار رہے، مگر مودودی صاحب تکبر اور جہالت کی وجہ سے مذہب سے نہ صرف خود آزاد ہوگئے بلکہ اپنے پیروکاروں کو بھی آزاد کر گئے، اور علماء حق کے ارشاد کے مطابق انہوں نے ایک نئے مذہب (مودودی مذہب) کا روپ دھار لیا ہے۔

پوری امت مسلمہ پر مودودی صاحب کا تبرا

مودودی صاحب اپنی جماعت کے علاوہ باقی پوری امت مسلمہ پر تبرا

کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

☆ "اور یہی جہالت ہم ایک نہایت قلیل جماعت (یعنی جماعت اسلامی) کے سوا مشرق سے لیکر مغرب تک کے مسلمانوں میں عام دیکھ رہے ہیں خواہ ان پڑھ ہوں یا دستار بند علماء یا خرقہ پوش مشائخ یا کالجوں اور یونیورسٹیوں کے تعلیم یافتہ حضرات۔ ان سب کے خیالات اور طور طریقے ایک دوسرے سے بدرجہا مختلف ہیں۔ مگر اسلام کی حقیقت اور اسکی روح سے ناواقف ہونے میں سب یکساں ہیں۔"

(تفہیمات، ج ۱، ص ۴۵)

مودودی جماعت کے بارے میں علماء کرام کے فتاویٰ

فقیہ العصر حضرت والا مفتی رشید احمدؒ فرماتے ہیں کہ:

"جماعت اسلامی اہل سنت سے خارج ہے اور اپنے مخصوص عقائد کی وجہ سے عام مسلمانوں سے الگ ایک مستقل فرقہ ہے، ان کے ساتھ کسی قسم کا تعاون جائز نہیں، ان میں رشتے کرنا جائز نہیں، ایسے شخص کو امام بنانا جائز نہیں۔" (احسن الفتاویٰ، ج ۱، ص ۳۲۹)

مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند مفتی محمودؒ فرماتے ہیں کہ:

"مولانا ابو الاعلیٰ مودودی اور انکی جماعت کے لٹریچر میں بہت سی باتیں ایسی ہیں جو اہل سنت والجماعۃ کے خلاف ہیں۔ کچھ باتیں معتزلہ کی، کچھ خوارج کی، کچھ شیعوں کی، کچھ غیر مقلدین کی اور کچھ منکرین

حدیث کی ہیں۔" (فتاویٰ محمودیہ، ج ۲، ص ۱۴۴)

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم پر قائم رکھے، ہر قسم کے فتنوں سے اور خاص کر فتنہ مودودیت "نام نہاد جماعت اسلامی" کے فتنہ سے محفوظ رکھے۔ آمین



مودودی اور اس کی "جماعت اسلامی"
کے رد میں علماء کرام کی لکھی ہوئی کتابیں

کتاب کا نام	مصنف کا نام
۱ فتنۂ مودودیت	شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا (فضائل اعمال والے)
۲ الاستاذ المودودی (عربی)	حضرت علامہ محمد یوسف بنوری (بانی جامعہ بنوری ٹاؤن)
۳ مودودی کی حیات وافکار	حضرت علامہ محمد یوسف بنوری (بانی جامعہ بنوری ٹاؤن)
۴ اختلاف امت اور صراط مستقیم	مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید (جامعہ بنوری ٹاؤن)
۵ اظہار حقیقت بجواب خلافت وملوکیت	مولانا محمد اسحاق صدیقی (جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)
۶ خلافت وملوکیت کی تاریخی وشرعی حیثیت	مولانا صلاح الدین یوسف صاحب (اہلحدیث)
۷ مکتوبات بسلسلہ مودودی	مولانا سید حسین احمد مدنی
۸ دور حاضر میں دین کی تفہیم	مولانا سید ابوالحسن علی ندوی
۹ التفسیر السیاسی للاسلام (عربی)	مولانا سید ابوالحسن علی ندوی
۱۰ دو بھائی مودودی شفیق	مولانا منظور احمد نعمانی
۱۱ حضرت معاویہ اور تاریخی حقائق	مفتی تقی عثمانی صاحب
۱۲ جماعت اسلامی سے مجلس مشاورت تک	مولانا منظور احمد نعمانی
۱۳ مودودی صاحب کے ساتھ میری رفاقت کی سرگزشت	مولانا منظور احمد نعمانی
۱۴ تبلیغی جماعت، جماعت اسلامی اور بریلوی حضرات	مولانا منظور احمد نعمانی
۱۵ مودودی صاحب اور ان کی تحریک اسلامی مع جماعت اسلامی	مولانا عبید اللہ سندھی
۱۶ حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب	مولانا احمد علی لاہوری
۱۷ مقام صحابہ رضی اللہ عنہم	مفتی محمد شفیع (معارف القرآن والے)
۱۸ تفہیمات تفہیم	مفتی عزیز الرحمن بجنوری